Ahmadiyya Muslim Jamaat
Deutschland
Körperschaft des öffentlichen Rechts

Tarbiyyat
Tel:069 50688791
Fax:06950688733
Email:tarbiyyat@ahmadiyya.de

Ahmadiyya Muslim Jamaat • Genfer Str. 11 • 60437 Frankfurt am Main
www.ahmadiyya.de

ہمیں اپنے خدا کے آگے جھکتے ہوئے گزشتہ گناہوں کی معافی مانگنی چاہئے اور پھر اس رمضان کو آئندہ زندگی کا مستقل حصہ بنالینا چاہئے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 02 جون 2017ء کا خلاصہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ البقرہ کی آیت 184 کی تلاوت فرمائی اور ترجمہ پیش فرمایا۔ اور فرمایا الحمد اللہ کے ہمیں اپنی زندگیوں میں ایک اور رمضان کے مہینہ سے گزرنا نصیب ہو رہا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا یقیناً جنت کو رمضان کے لئے سال کے آغاز سے آخر تک مزین کیا جاتا ہے۔ اسی طرح یہ بھی کہ جس شخص نے رمضان کے روزے ایمان کی حالت میں اور اپنا محاسبہ نفس کرتے ہوئے رکھے اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور اگر تمہیں معلوم ہو تا کہ رمضان کی کیا کیا فضیلتیں ہیں تو تم ضرور اس بات کے خواہش مند ہوتے کہ سارا سال ہی رمضان ہو۔ آنحضرت ﷺ نے واضح طور پر فرمادیا کہ ایمان کی حالت میں روزہ رکھنے اور اپنے نفس کا محاسبہ کرتے ہوئے رمضان گزارنے سے ہی یہ مقام ملتا ہے اور جب یہ حالت ہو گی تبھی گزشتہ گناہ بھی معاف ہوتے ہیں، انسان ایمان میں ترقی کرتا ہے۔ ایمان کی حالت اور معیار اور تقویٰ کی حالت اور معیار کیا ہونے چاہئیں اور یہ کس طرح حاصل ہو سکتے ہیں؟ اس کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں بتایا کہ ایمان کی حالت اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک کہ اللہ تعالیٰ کی پہچان نہ ہو۔ اور یہ خدا شناسی کس طرح ہو گی؟ یہ اللہ تعالیٰ کی صفت رحیمیت کے جلوے سے ہو گی۔ ایسا تعلق خدا تعالیٰ سے پیدا کرنے سے ہو گی جس میں خدا تعالیٰ کی رحیمیت اور فضل اور قدرت کی صفات ہمارے تجربے میں آئیں گی۔ اور یہ باتیں اس وقت تجربے میں آسکتی ہیں جب خدا کی عبادت اور اس سے تعلق کا غیر معمولی اظہار ہو رہا ہو۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس وضاحت کے بعد یہ بات اچھی طرح سمجھ میں آسکتی ہے کہ ایمان کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ یہ ایک بہت بڑا ٹارگٹ ہے جو ہمیں دیا گیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ پر ایمان دو قسم کا ہے ایک وہ ایمان ہے جو صرف زبان تک محدود ہے اور اس کا اثر افعال اور اعمال پر کچھ نہیں ہوتا۔ دوسری قسم ایمان باللہ کی یہ ہے کہ عملی شہادتیں اس کے ساتھ ہوں۔ پس پہلا فرض انسان کا یہ ہے کہ وہ اپنے اس ایمان کو درست کرے جو وہ اللہ پر رکھتا ہے یعنی اس کو اپنے اعمال سے ثابت کر دکھائے کہ کوئی فعل ایسا اس سے سرزد نہ ہو جو اللہ تعالیٰ کی شان اور اس کے احکام کے خلاف ہو۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا پس یہ ہے ایک مومن کے محاسبہ کا طریق، رمضان کے مہینے میں ایک خاص ماحول بنا ہوتا ہے اور عبادتوں اور نیکیوں کی طرف توجہ پیدا ہو رہی ہوتی ہے۔ ایسے ماحول میں عبادتوں اور نیکیوں کی طرف توجہ کرتے ہوئے اپنے اعمال کی طرف توجہ کرتے ہوئے ہمیں اپنے خدا کے آگے جھکتے ہوئے گزشتہ گناہوں کی معافی مانگنی چاہئے اور پھر اس رمضان کو آئندہ زندگی کا مستقل حصہ بنالینا چاہئے۔ جب آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ایمان کی حالت اور محاسبہ کرتے ہوئے رمضان گزارو تو اس کا مطلب ہی یہ ہے کہ تقویٰ میں ترقی کرتے ہوئے اپنی حالتوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے تابع کرتے ہوئے یہ دن گزارو اور اگر اس میں کامیاب گزر گئے تو پھر تقویٰ زندگی کا مستقل حصہ بن جائے گا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اسلام کے نام پر جو آجکل ہم دیکھتے ہیں

دہشت گردی ہو رہی ہے، معصوموں کو قتل کیا جارہا ہے یہ اس لئے ہے کہ تقویٰ نہیں رہا۔ایسے لوگوں کو رمضان کس طرح فائدہ دے سکتا ہے جو تقویٰ سے عاری ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے نام پر ظلم کرتے ہیں وہ کبھی رمضان سے فیض اٹھانے والے نہیں ہو سکتے بلکہ اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں آنے والے ہیں پس ایسے وقت میں جب ظلم و بربریت کے یہ واقعات سنتے اور دیکھتے ہیں تو ہم احمدیوں کو پہلے سے بڑھ کر استغفار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہوئے کہ اُس نے ہمیں ان ظالم لوگوں سے علیحدہ کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی اپنے عملوں پر نظر رکھنی چاہیے، اپنے ایمان کی مضبوطی کی فکر کرنی چاہیے۔ حضرت مسیح موعود علیہ اسلام فرماتے ہیں ایمان کی جڑ تقویٰ اور طہارت ہے اسی سے ایمان شروع ہوتا ہے اور اسے سے اس کی آبپاشی ہوتی ہے اور نفسانی جزبات دبتے ہیں۔اس سے یہ بھی واضح ہو گیا کہ رمضان کی فضیلت کے پھل بھی تقویٰ میں بڑھے بغیر حاصل نہیں ہوسکتے۔ تقویٰ بڑھے گا تو ایمان بڑھے گا، محاسبہ کی طرف توجہ ہو گی اور جب محاسبہ کی طرف توجہ ہو گی اپنا جائزہ انسان لے گا تو نفسانی جذبات بھی پھر دبیں گے اور نفسانی جذبات کا دبنا ہی اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرتے ہوئے اس کا قرب دلاتا ہے۔اور اللہ تعالیٰ گناہ معاف کرتا ہے مستقل مزاجی سے نیکیوں پر قائم ہونے والوں کے اور پھر یہی نہیں بلکہ انہیں دنیا کی نعمتوں سے بھی نوازتا ہے اور آخرت میں بھی ولی اور متکفل ہوتا ہے۔ کتنے خوش قسمت ہیں ہم میں سے وہ جو رمضان میں اپنی حالتوں کو بدلتے ہوئے مستقل مزاجی سے اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے والے ہیں اور اس کوشش میں ہیں کہ اپنی زندگیاں گزاریں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا پس ایک اور رمضان کا ہماری زندگیوں میں آنا اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ رمضان اس لئے آتا ہے کہ تم تقویٰ اختیار کرو اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ فرمانا کہ اس سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کے لئے ہی قائم کیا ہے ہم پر بڑی ذمہ داری ڈالتا ہے کہ ہم ہر وقت اپنی حالتوں کے جائزے لیتے رہیں۔اور اللہ تعالیٰ نے جو یہ خاص فضل کے دن رکھے ہوئے ہیں ان میں اپنے اندر ایسی تبدیلیاں پیدا کریں اور اپنے تقویٰ کے معیاروں کو ایسا بڑھانے کی کوشش کریں جو خدا تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے۔ اور پھر رمضان تک ہی محدود نہ رہیں بلکہ اپنی زندگیوں کو اس کا حصہ بنالیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نوٹ: تمام احباب کرام سے درخواست ہے کہ ماہ رمضان میں آنحضرت ﷺ کی سنت کے مطابق کثرت سے صدقہ خیرات کریں اور جیسا کہ آپ جانتے ہیں جماعت کا مالی سال بھی ماہ جون میں اختتام پذیر ہوتا ہے لہذا تمام افراد اپنے لازمی چندہ جات کی ادائیگی بھی سو فیصد کریں۔ اللہ تعالیٰ تمام بھائیوں کے مال و نفوس میں بے پناہ برکت ڈالے اور ہماری اولادوں کو بھی مالی قربانی کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین